مدینۃ المسیح

قادیان ۵ - جولائی - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۸½ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے - کہ حضور کو آج حرارت - گلے کے درد - اور اسہال کی شکایت رہی - احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ؛؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو بخار - متلی ضعف اور سر درد کے باعث تکلیف ہے - احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے خصوصیت سے دعا کریں ؛؛

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو پیشاب کی تکلیف ہے علاوہ اس کے کھانسی اور زکام بھی ہے دعائے صحت کی جائے

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مہاشہ محمد عمر صاحب ننکانہ ضلع شیخوپورہ بسلسلہ تبلیغ اور مولوی محمد شریف صاحب - گیانی واحد حسین صاحب اور مولوی محمد اعظم صاحب بوتالوی شاہ مسکین کے جلسہ میں شمولیت کے لئے بھیجے گئے ہیں

آج احمدیہ کور اور یونین کلب کے مابین بیڈمنٹن کا آخری میچ ہوا - جس میں موخر الذکر کلب کے کھلاڑی کامیاب رہے ؛؛

اس کے بعد سپورٹس کلب اور جامعہ احمدیہ کے مابین رسہ کشی کا مقابلہ ہوا - جس میں احمدیہ سپورٹس کلب کے نمائندگان غالب رہے ؛؛

احمدیہ ٹورنامنٹ کے سلسلہ میں کل آخری میچ ہوگا جس میں احمدیہ سپورٹس کلب اور احمدیہ یونین کلب کے نمائندگان رسہ کشی کا مقابلہ کریں گے ؛؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

الاستقامۃ فوق الکرامۃ

استقامت - کرامت پر فوقیت رکھتی ہے ؛؛

"استقامت ایک ایسی چیز ہے - کہ کہتے ہیں - الاستقامۃ فوق الکرامۃ - حضرت ابراہیم علیہ السلام میں یہ استقامت ہی تو تھی - کہ خواب میں حکم ہوا - کہ تو بیٹا ذبح کر - حالانکہ خواب کی تعبیر اور تاویل بھی ہو سکتی تھی مگر خدا تعالےٰ پر ایسا ایمان - اور دل میں ایسی قوت اور ایسی استقامت - کہ یہ حکم پاتے ہی معاً تعمیل کے واسطے طیار ہو گئے اور اپنے ہاتھ سے نوجوان بیٹے کو ذبح کرنے لگے - آج کل اگر کسی کا بچہ امراض میں مبتلا رہ کر مر جائے تو خدا تعالےٰ کی نسبت ہزار شکوک پیدا ہو جاتے ہیں اور شکوہ و شکایت کے لئے زبان کھول لیتے ہیں - لیکن ایک ابراہیم ہے - کہ بیٹے کی محبت کو کچل ڈالا - اور اپنے ہاتھ سے ذبح کرنے کو طیار ہو گیا - ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں - جن کو خدا تعالےٰ کبھی ضائع نہیں کرتا - ایسے آدمیوں کے کلمات طیبات قرار دیئے جاتے ہیں - اور ان کے کپڑوں کو متبرک قرار دیا جاتا ہے - یاد رکھو دوستوں کا ابتلام برنگ انعام ہو جاتا ہے - اور اس سے عوام کو حصہ نہیں دیا جاتا - رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تیرہ سالہ زندگی جو مکہ میں گزری - اس میں جس قدر مصائب اور مشکلات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر آئیں - ہم تو ان کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے - دل کانپ اٹھتا ہے - جب ان کا تصور کرتے ہیں - اس سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عالی حوصلگی - فراخ دلی - استقلال اور عزم و استقامت کا پتہ ملتا ہے - کیسا کوہ وقار انسان ہے - کہ مشکلات کے پہاڑ ٹوٹ پڑتے ہیں - مگر اس کو ذرہ بھی جنبش نہیں دے سکتے - وہ اپنے منصب کے ادا کرنے میں ایک لمحہ سست اور غمگین نہیں ہوا وہ مشکلات اس کے ارادے کو تبدیل نہیں کر سکیں - بعض لوگ غلط فہمی سے کہہ اٹھتے ہیں - کہ آپ تو خدا کے حبیب مصطفےٰ اور مجتبےٰ تھے - پھر یہ مصیبتیں اور مشکلات کیوں آئیں میں کہتا ہوں - کہ پانی کے لئے جب تک زمین کو کھودا نہ جائے - اس کا جگر پھاڑا نہ جائے - وہ کب نکل سکتا ہے - کتنے گز گہرا زمین کو کھودتے چلے جائیں - تب کہیں جا کر خوشگوار پانی نکلتا ہے - جو مایۂ حیات ہوتا ہے - اسی طرح وہ لذت جو خدا تعالےٰ کی راہ میں استقلال اور ثبات قدم دکھانے سے ملتی ہے - نہیں ملتی - جب تک ان مشکلات اور مصائب میں سے ہو کر انسان نہ گزرے - وہ لوگ جو اس کوچہ سے بے خبر ہیں - وہ ان مصائب کی لذت سے کب آشنا ہو سکتے ہیں - اور کب اسے محسوس کر سکتے ہیں انہیں کیا معلوم ہے کہ جب آپ کو کوئی تکلیف پہنچتی تھی - اندر سے ایک سرور اور لذت [illegible] (ملفوظات [illegible])

خلافت جوبلی فنڈ کے متعلق ایک ضروری اعلان

بیرونی کارکنان صدر انجمن احمدیہ توجہ فرمائیں

صدر انجمن احمدیہ کے کارکنان نے برضا و رغبت یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ جو کٹوتی ان کی تنخواہوں سے طوعی قرضہ کی صورت میں مالی سال ۳۸-۱۹۳۷ء میں ہوتی رہی ہے۔ اسے خلافت جوبلی فنڈ میں اپنی طرف سے بطور چندہ منتقل کرا دیں۔ چنانچہ صدر انجمن احمدیہ کے جو کارکن اس وقت قادیان میں موجود ہیں۔ انہوں نے اس قسم کی درخواست حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور پیش کردی ہے۔ جو کارکنان اس وقت قادیان سے باہر ہیں۔ خواہ وہ ہندوستان کے کسی حصہ میں ہوں۔ یا ہندوستان سے باہر۔ انہیں اس اعلان کے ذریعہ مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ اگر وہ اس مبارک تحریک میں شامل ہونا چاہیں۔ تو دوسرے کارکنوں کی طرح وہ بھی اپنی یہ کٹوتی جوبلی فنڈ میں منتقل کرا سکتے ہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ اس کے متعلق بہت جلد ناظر صاحب اعلےٰ یا سپرنٹنڈنٹ صاحب دفاتر صدر انجمن احمدیہ یا خاکسار۔ مرزا بشیر احمد صدر خلافت جوبلی فنڈ کمیٹی قادیان کو بذریعہ خط اطلاع بھجوا دیں۔ تا کہ ان کی یہ درخواست حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے پیش کر کے منظوری حاصل کی جا سکے ؛

کارکنوں کی تجویز یہ ہے۔ کہ جن کارکنوں کی کٹوتی دس فیصدی تک ہے۔ وہ اپنی ساری کٹوتی خلافت جوبلی فنڈ میں منتقل کرا دیں۔ مگر جن کی کٹوتی ۱۵ فی صدی ہوئی ہے۔ وہ اس کٹوتی میں سے ۵ فی صدی الگ رکھ سکتے ہیں ؛

قادیان کے جملہ کارکنان نے نہایت شوق اور اخلاص کے ساتھ اپنی کٹوتی کو اس فنڈ میں منتقل کرا دیا ہے۔ بیرونی کارکنان بھی فوری توجہ فرمائیں ؛

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد صدر خلافت جوبلی فنڈ کمیٹی قادیان

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا ارشاد

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا ارشاد ہے۔ کہ صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ابن حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی صحت کامیابی اور بخیریت واپسی کے لئے تمام احمدی جماعتیں دعا کرتی رہیں۔ نیز انہوں نے جو امتحان دیا ہے۔ اس میں کامیابی کے لئے بھی دعا کی جائے ؛

نیز صاحبزادہ مرزا مبارک احمد سلمہ اللہ تعالےٰ ابن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے بخیریت مصر پہونچنے اور اپنے مقصد میں کامیاب ہونیکے لئے بھی دعا کی جائے

تحریک جدید کے جلسے

اور سکرٹریان تحریک جدید کا اہم فرض

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں

”میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ جولائی کے آخری ہفتہ میں جو اتوار آئے (یعنی ۳۱ جولائی کا دن ہوگا) اس میں تحریک جدید کے جلسے کئے جائیں۔ اور اس دوران میں متواتر جلسے ہوتے رہیں۔ جن میں اس جلسہ میں لوگوں کو شامل ہونے کے لئے تیار کیا جائے اس عرصہ میں کم سے کم تین جلسے تو ضرور کئے جائیں۔ ایک مردوں کے لئے ایک عورتوں کے لئے اور ایک بچوں کے لئے۔ پس سکرٹریان تحریک جدید کا یہ فرض ہے۔ جس میں اگر دوسرے سکرٹری بھی مدد دیں۔ تو وہ بھی ثواب میں شریک ہو جائیں گے۔ کہ اس بڑے جلسے تک کم سے کم تین جلسے ایسے کرائیں۔ جن میں ایک خالص عورتوں کے لئے ایک خالص مردوں کے لئے۔ اور ایک خالص بچوں کے لئے ہو۔ اور ان میں علیحدہ علیحدہ وہ حصے بیان کئے جائیں۔ جو ان سے تعلق رکھتے ہوں۔ اگر زیادہ جلسے ہو سکیں تو اور بھی اچھا ہے۔ جب جماعت کے ان تینوں حصوں کو اچھی طرح تحریک جدید کی اغراض سے واقف کر دیا جائے گا۔ تو پھر بڑا جلسہ کیا جائے۔ اور اس صورت میں امید ہے کہ جماعت کے تمام افراد میں خاص جوش پیدا ہو چکا ہوگا۔ اور اس کی اہمیت سمجھنے کی وجہ سے اس میں حصہ لینے کے لئے تیار ہوں گے۔ اور آخری بڑے جلسے کا خواہ مرد عورت بالالتزام پردہ مشترک ہو یا الگ الگ بہت فائدہ ہوگا۔“

حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں تحریک جدید کے سکرٹریوں کا پہلا فرض یہ ہے۔ کہ ان جلسوں کا انتظام کریں۔ اور مجلس خدام الاحمدیہ کے ممبر بھی تحریک جدید کے ان جلسوں کے کامیاب کرنے اور تحریک جدید کے اغراض و مقاصد سے واقف کرنے کی کوشش کر کے ثواب حاصل کریں۔ مالی سکرٹری تحریک جدید کا بھی فرض ہے کہ وہ اپنی جماعت کے وعدوں کو حتی الوسع ۳۱ جولائی تک پورا کرنے کے لئے ابھی سے جدوجہد کریں۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے ؛

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

چندہ کے بقایا جات سابقہ کے متعلق اعلان

بجٹ میں پیش کردہ شمار و اعداد کے معائنہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بہت سی جماعتیں ایسی ہیں۔ جن کے ذمہ سالانہ بجٹ کے مقابلہ میں سابقہ بقایا جات مرکزی ریکارڈ کے رو سے بہت زیادہ ہیں۔ جماعتوں کے عہدہ داران کو چاہیئے۔ کہ ان بقایا کو جلد سے جلد وصول کرنے کی پوری کوشش کریں۔ ہاں اگر کوئی رقوم ایسے احباب کے ذمہ ہوں۔ جو کسی دوسری جگہ چلے گئے ہیں۔ یا کسی اور معقول وجہ سے کوئی بقایا بابت ناقابل وصول ہو گئے ہوں۔ تو عہدہ داران مقامی کو چاہیئے۔ کہ صحیح وجوہ معہ ثبوت پیش کر کے ایسی (نا قابل وصول) رقموں کو اپنے بجٹوں سے خارج کروائیں۔ اس قسم کی درخواستوں کا انتظار ۳۱ اکتوبر تک کیا جائے گا۔ اس کے بعد جو بقایا جات رہ جائیں گے۔ ان کے ادا کرنے کی ذمہ داری آئندہ ان جماعتوں پر قائم ہو جائے گی۔ اور پھر کوئی عذر قابل پذیرائی نہ ہوگا ؛

ناظر بیت المال قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۸ جمادی الاول ۱۳۵۷ھ

"مسودہ قانون اوقافِ اسلامی پنجاب"

مقدمہ بازی کے وسعت اختیار کرنے کا خطرہ

اوقافِ اسلامی کے متعلق جو مسودہ قانون شائع کیا گیا ہے۔ اس میں اوقاف کے بہتر انتظام کے لئے "بندوبست" کرنے اور "بعض معاملات کے متعلق تحقیق و تدقیق نیز ان سے متعلق بعض تنازعات کے تصفیہ کی خاطر بندوبست" کرنے کے لئے جو صورت رکھی گئی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ اول ہر ضلع میں ایک "ڈسٹرکٹ وقف کمیٹی" ہوگی جسے اوقاف کے متعلق نہایت وسیع اختیارات ہونگے۔ پھر مقامی حکومت اس امر کی مجاز ہوگی کہ وہ بورڈ کی اتفاق رائے سے اور سرکاری گزٹ میں سابقہ نوٹیفکیشن کے بعد کسی مصرحہ وقف یا اوقاف کے لئے ایک خاص کمیٹی ایسے ارکان کی میعاد عہدہ اور شرائط کے ساتھ جو تجویز کی جائیں۔ مقرر کرے۔ اور ایسی کمیٹی ڈسٹرکٹ وقف کمیٹی سے بالکل الگ رہ کر متعلقہ وقف یا اوقاف کے بارہ میں ڈسٹرکٹ وقف کمیٹی کے فرائض ادا کرے گی۔ دیگر بہت سے چھوٹے موٹے اختیارات کے علاوہ متولی اور دیگر عہدہ داروں کا تقرر بھی ان کمیٹیوں کے اختیار میں ہوگا۔ اور کسی موروثی عہدہ کے خالی ہونے پر سابقہ عہدیدار کے جانشین کو بھی اس قسم کی کمیٹی اس بنا پر نظر انداز کر سکے گی۔ کہ "اس کی رائے میں اسے مذہبی تعلیم کے سلسلہ میں سند فضیلت حاصل نہ ہو۔ یا یہ بلحاظِ اخلاق اس کا چال چلن ایسا نہ ہو۔ جو اسے اس تقرر کے قابل بنا دے"۔

قطع نظر اس سے کہ کسی وقف کے تمام چھوٹے بڑے عہدیداروں کو ایک ایسی کمیٹی کے حوالے کر دیا جائے گا جس کے ارکان بہت ممکن ہے۔ کہ وقف کے متولی۔ اور دیگر عہدیداروں سے عقیدۃً اختلاف رکھتے ہوں۔ قابلِ توجہ امر یہ ہے۔ کہ جن ارکان کمیٹی کے لئے یہ ضروری نہیں قرار دیا گیا۔ کہ وہ مذہبی تعلیم کے متعلق خود واقفیت رکھتے ہوں۔ وہ متولی تک کے متعلق یہ رائے دے سکیں گے۔ کہ اُسے مذہبی تعلیم کے سلسلہ میں سند فضیلت حاصل نہیں"۔ معلوم نہیں "سند فضیلت" سے مُراد کیا ہے۔ اور اس کے پرکھنے کا کیا معیار ہوگا:۔

اگر کمیٹی کسی "احتمالی جانشین" یعنی موروثی عہدہ دار کے بعد اس کے جانشین بننے والے کا مطالبہ مسترد کر دے تو وُہ استرداد مطالبہ کی تاریخ سے تیس دن کے اندر اندر بورڈ کے پاس اپیل دائر کر سکتا ہے۔ اور بورڈ کا فیصلہ قطعی ہوگا۔ البتہ اگر اس عہدہ کی خالص سالانہ آمدنی ۵۰۰ روپیہ سے زائد ہو۔ تو بورڈ کے حکم کے خلاف تیس دن کے اندر اندر کمیشن کے پاس مزید اپیل دائر کیا جا سکے گا"۔

ڈسٹرکٹ اوقاف کمیٹیوں کے بعد بورڈ ہوگا جس کی ہیئت ترکیبی گزشتہ پرچہ میں بیان کی جا چکی ہے۔ اس بورڈ کے ڈسٹرکٹ اوقافِ کمیٹی سے بہت زیادہ وسیع اختیارات رکھے گئے ہیں۔ اور یہ بھی اسی کے احاطۂ اختیارات میں ہے کہ "کسی وقف کے انتظام کے متعلق حسب ضرورت کسی ایسے شخص کے ایماء (بتائید بیان حلفی) پر جو کسی وقف کے ساتھ دلچسپی رکھتا ہو۔ تحقیقات کرائے"۔

پھر بورڈ ایک مسلم نگران اوقاف مقرر کرے گا۔ جو صوبۂ پنجاب کے اوقاف کا اگزیکٹو افسر ہونے کی حیثیت سے بورڈ کے سامنے اس کے احکام و ہدایات کی تعمیل کا ذمہ وار ہوگا:۔

پھر ایک جوڈیشنل کمیشن ہوگا جس کے تین ممبر ہوں گے۔ جو مسلمان ہونگے اور جنہیں مقامی حکومت حسب ضرورت وقتاً فوقتاً مقرر کیا کرے گی:۔

ایک طرف تو یہ بااختیار حکام کا سلسلہ رکھ دیا گیا ہے۔ اور دوسری طرف یہ قرار دے دیا گیا ہے:۔ کہ "کوئی شخص جو کسی وقف سے دلچسپی رکھتا ہو۔ مجاز ہے۔ کہ وُہ وقف مذکور سے دلچسپی رکھنے والے دیگر اشخاص شامل ہوئے بغیر بورڈ۔ بورڈ کی انتظامی کمیٹی یا کمیٹی یا بورڈ یا انتظامی کمیٹی یا کمیٹی کے کسی ممبر۔ یا وقف کے کسی عہدہ دار کے خلاف کسی مبینہ بدعنوانی یفعل ناجائز۔ خیانت مجرمانہ۔ سرانجام دہی فرائض میں غفلت۔ بے جا استعمال اختیارات یا ایسے مبینہ اخراجات کے متعلق جن کا اختیار بروئے قانون ھذا حاصل نہ ہو۔ کمیشن کے سامنے عرضداشت پیش کرے"۔

گویا اس طرح مقدمہ بازی کے لئے وسیع دروازہ کھول دیا گیا ہے۔ ہر شخص جو کسی وقف کے کارکنوں کو نقصان پہنچانا چاہیگا۔ صرف یہ کہکر کہ مجھے اس وقف سے دلچسپی ہے۔ جو جی چاہے درخواست دے سکتا۔ اور اس کی تحقیقات شروع ہو سکتی ہے۔ آگے کمیشن جو فیصلہ کرے۔ اس کی اپیل ہائی کورٹ تک جا سکتی ہے۔

مقدمہ بازی نے مسلمانان پنجاب کو پہلے ہی تباہ کر رکھا ہے۔ اگر یہ نیا سلسلہ جاری ہو گیا۔ تو ان کی بربادی بالکل تکمیل کو پہونچ جائے گی۔ کیونکہ مجوزہ مسودہ میں مقدمہ بازی کا ایک ایسا جال بچھا دیا گیا ہے۔ کہ جہاں اس میں پھنس جانا بالکل آسان ہے۔ وہاں اس کے بُرے نتائج سے محفوظ رہنا بالکل ناممکن نظر آتا ہے

ان حالات میں مناسب یہی ہے۔ کہ اس مسودہ کو قانون کی شکل دینے سے احتراز ہی کیا جائے۔ کیونکہ یہ اوقاف کی حالت کو بہتر بنانے کی بجائے اسے پہلے سے بھی زیادہ مخدوش بنا دے گا:۔

انسدادِ دق کی تحریک

ہر ایکسی لنسی لیڈی لنلتھگو نے انسداد سل و دق کے انتظامات کے لئے چندہ کی جو اپیل کی ہے۔ اسے غیر معمولی قبولیت حاصل ہو رہی ہے۔ چنانچہ چندوں اور عطیات کی تیرھویں فہرست جس میں ۱۵ جون تک کی وصولی دکھائی گئی ہے۔ اس کو ملا کر کل میزان رقم وصول شدہ کی ۴۴۱۲۹۱۹ روپیہ ۲ آنہ ۱ پائی ہو چکی ہے:۔

چونکہ یہ انتظامات ہندوستان کے مختلف مقامات میں ہوں گے۔ اس لئے ابھی ضرورت ہے کہ مخلوقِ خدا سے ہمدردی رکھنے والے اصحاب اور خاص کر وُہ اصحاب جنہوں نے ابھی تک اس فنڈ میں چندہ نہیں دیا۔ ضرور حصہ لیں۔ نظارت امورعامہ قادیان اس بارے میں جماعت احمدیہ کو توجہ دلا چکی ہے:۔

صداقتِ احمدیت کے متعلق ملتان کے ایک ہندو رئیس کا بیان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی شبیہ خدا تعالیٰ نے چار سال پہلے بحالتِ کشف دکھا دی

از جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب انچارج نور ہسپتال

ایک نشان

ایک معزز ہندو دوست (جو ملتان کے رئیس اعظم ہیں) کا مندرجہ ذیل بیان ان لوگوں کے لئے جو حق کے کچھ بھی متلاشی ہیں۔ ایک کھلا نشان سلسلہ احمدیہ کی صداقت کا ہے۔ اور ان کے لئے جو اس سلسلہ میں منسلک ہیں ایمان افزا واقعہ۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز گذشتہ ماہ مئی میں سندھ تشریف لے گئے۔ اور کچھ عرصہ قیام کے بعد تیس مئی کو کراچی میل سے واپس تشریف لا رہے تھے۔ کہ راستہ میں جس جس سٹیشن پر گاڑی ٹھہرتی۔ احمدی احباب حضور کی زیارت کے لئے پلیٹ فارم پر موجود پائے جاتے۔ جو نہایت اشتیاق کے ساتھ حضور سے ملاقات کرتے۔

جب ریل گاڑی لودھراں کے سٹیشن پر پہونچی۔ تو یہاں بھی جماعت کے بہت سے اصحاب حضور کی زیارت کے لئے موجود تھے۔ وہ گاڑی کے پہونچنے پر جوق در جوق مصافحہ کرنے لگے۔ اسی اثنا میں ایک معزز ہندو دوست نے خاکسار سے جبکہ میں حضور کے کمپارٹمنٹ میں دریچہ کے قریب کھڑا تھا مخاطب ہو کر کہا۔ "میں حضرت (مراد حضرت امیر المومنین) سے کچھ دریافت کرنا چاہتا ہوں"۔ نیز کہا حضور کو گو میں نے پہلی دفعہ آج دیکھا ہے مگر حضور میرے لئے نئے نہیں۔ میں نے حضور کو پہلے بھی عرصہ ۴ سال کا ہوا بغداد میں دیکھا تھا جبکہ میں وہاں ایک زیارت پر تھا"۔ میرے لئے گو ان کا یہ بیان کسی قدر باعث تعجب ہوا۔ مگر فوراً میری سمجھ میں یہ بات آگئی۔ کہ یہ کوئی کشف یا خواب کی بات ہے۔ میں نے حضور سے عرض کیا۔ کہ ایک معزز ہندو حضور سے اپنا ایک کشف یا رویا بیان کرنا چاہتے ہیں۔ حضور نے بخوشی اجازت دے دی۔ اور میرے کہنے پر وہ دوست گاڑی کے اندر تشریف لے آئے۔

ہندو دوست کی گریہ و زاری

جب گاڑی روانہ ہوئی۔ اور پلیٹ فارم سے نکل گئی۔ تو حضور نے ان سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ "فرمائیے" لیکن انہوں نے بجائے اس کے کہ اپنا بیان شروع کرتے خاموشی اختیار کر لی۔ اور اتنی دیر تک خاموش رہے کہ ہمیں تعجب آنے لگا۔ جب ان کے چہرے کی طرف نظر پڑی تو دیکھا۔ کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ اور ان کی ہچکی سی بندھ رہی ہے۔ اس حالت کے پیش نظر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے انہیں فرمایا۔ آگے آ جائیں۔ یعنے اپنی سیٹ پر بلا لیا۔ کچھ دیر بعد انہوں نے بیان شروع کیا۔ اور مندرجہ ذیل بیان بے کم و کاست وہی ہے۔ جو اس وقت انہوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے سامنے دیا۔ اور میری درخواست پر انہوں نے اپنے قلم سے تحریر کر کے بذریعہ ڈاک مجھے بھیجا۔

احمدیت سے پختہ تعلق قائم رکھنے کا اقرار

جب یہ دوست اپنا بیان ختم کر چکے۔ تو خاکسار نے ان سے کہا کہ یہ اللہ تعالےٰ کا بڑا فضل ہے۔ کہ اس نے آپ کو اتنا بڑا نشان دکھلایا لیکن آپ اس سے فائدہ تبھی اٹھا سکتے ہیں۔ جبکہ آپ سچا اور مستقل تعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے قائم کریں۔ پھر میں نے یہ بھی کہا۔ کہ قادیان بھی آئیں۔ اس پر انہوں نے کہا کہ میں اب تو ہرگز حضور کو نہ چھوڑوں گا۔ اگر مجھے اس گاڑی میں حضور کی خدمت میں اپنا حال بیان کرنے کا موقعہ نہ ملتا تو میں اسی گاڑی سے قادیان جاتا۔ اور وہاں پہونچ کر اپنا بیان پیش کر کے واپس آتا۔

پھر انہوں نے مجھے کہا کہ میرے نام اخبار جاری کرا دیں۔ اور مجھے کچھ کتابیں بھی بذریعہ وی۔پی بھجوا دیں۔ انہوں نے جیسا کہ ان کے خط میں بھی ذکر ہے۔ یہ بھی کہا۔ کہ میں خانپور کے سٹیشن پر اپنے ڈبہ سے حضور کی زیارت اور حضور کے ایک مرید کی شکائت حضور سے کرنے کے لئے اترا تھا۔ لیکن میں تو بجائے شکائت کے ان کے لئے دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا ان کا بھلا کرے۔ کہ ان کے ذریعہ مجھے حضور کی زیارت نصیب ہوئی۔ اور حضور نے مجھے شرف ملاقات بخشا۔

رخصت

اس کے بعد یہ دوست اگلے سٹیشن پر حضور سے رخصت ہوئے۔ اس وقت حضور نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ مگر وہ ہاتھ کی بجائے پاؤں کی طرف جھکے۔ اور حضور کے منع کرتے کرتے پاؤں کو بوسہ دے ہی لیا۔ اور کہا کہ ہاتھ تو اوروں کے لئے ہے۔ میرے لئے تو پاؤں ہے پھر گاڑی سے اتر گئے۔ اور حسب وعدہ اگلے روز ہی اپنا بیان قلمبند کر کے مجھے بھیج دیا۔ جو حسب ذیل ہے۔

متلاشی حق ہندو کا پہلا خط

مکرم بندہ جناب ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب!

تسلیم!

میں آپ کی مہربانی اور عنائت کا از حد مشکور و ممنون ہوں۔ جو آپ نے کل مورخہ ۳۰ تاریخ کو از راہ کرم حضرت صاحب کی خدمت میں پیش ہو کر عرض کرنے کا موقعہ مجھے دے دیا۔ اگر آپ مہربانی نہ فرماتے۔ تو مجھے اسی ٹرین سے قادیان جانا پڑتا۔ کیونکہ میری اندرونی حالت بہت کشمکش میں تھی۔ اور آپ سب صاحبان اس وقت میری طبیعت کا نقشہ دیکھ کر خود ہی حیران تھے۔ کہ یہ کیا سین بن گیا ہے۔

مختصراً عرض یہ ہے۔ کہ مجھے خانپور سٹیشن پر اطلاع ملی۔ کہ حضرت صاحب میل ٹرین میں سفر فرما رہے ہیں۔ مجھے ان کے ایک مرید کے خلاف کچھ جائز شکائت کرنے کی سوجھی۔ اور میں اس جذبہ کے زیر اثر ان کے سیکنڈ کلاس کے ڈبہ کے سامنے آ موجود ہوا۔

وہاں مجھے ایک صاحب بنام مسٹر عمر علی صاحب کھوکھر جو شائد مجھے جانتے تھے ملے - اور مجھے حضور کے پیش کیا - وہاں ان کی طرف نظر کرتے ہی معاملہ اور ہو گیا - مجھے شکایت وغیرہ کرنی تو بھول گئی - اور میری آنکھوں کے سامنے ایک حقیقت آشکارہ ہو گئی اور میں اسی طرح واپس اپنے ڈبہ میں چلا گیا - وہاں جا کر میں دیدہ و دانستہ کئی قسم کے شکوک اٹھاتا رہا - اور پھر ڈیرہ نواب ریلوے اسٹیشن پر ان کے ڈبہ کے سامنے آموجود ہوا اس وقت میرے شکوک دُور ہو گئے اور میں پھر واپس اپنے ڈبہ میں چلا گیا - وہاں جا کر بہت سوچتا رہا - لیکن دل اور دماغ نے ہرگز ہرگز نہ مانا - کہ میں غلطی پر ہوں - آخر پھر سمہ سٹہ ریلوے سٹیشن پر مزید تصدیق کرنے کے لئے ان کے ڈبہ کے سامنے آیا - اور پھر بہاولپور سٹیشن پر مسٹر عمر علی صاحب کھوکھر سے عرض کیا - کہ یہ شکل میرے لئے نئی نہیں ہے - میں نے یہی شکل اپنے اندر پہلے دیکھی ہُوئی ہے اور ہر سٹیشن پر دل کے شکوک دُور کرنے کے لئے میں آموجود ہوتا تھا - لیکن انہوں نے توجہ نہ دی - اور میں پھر واپس اپنے ڈبہ میں چلا گیا - لیکن مجھے حد درجہ بے چینی - اور بے قراری تھی - کیونکہ میں اس معاملہ کو حضرت صاحب کے پیش کر کے کچھ پوچھنا چاہتا تھا - آخر لودھراں سٹیشن پر آپ نے میری استدعا پر مہربانی فرمائی - اور حضرت صاحب سے اجازت لے کر مجھے اس ڈبہ میں بیٹھنے دیا - جو نقشہ آپ نے میرا وہاں دیکھا - وُہ آپ پر بخوبی عیاں ہے کہ میرے آنسو جاری تھے - اور ہچکی بندھ گئی تھی - مونہہ سے بات بھی نہیں نکلتی تھی - حضرت صاحب نے محبت سے اپنے پاس بٹھا کر مجھے تسکین دی اور پوچھنے کو فرمایا - یہ بھی ایک معجزہ تھا - بھلا میرے جیسا نڈر آدمی اور ایک خدا پرست کے سامنے جھجکے - لیکن میری اندرونی حالت کا مجھے ہی علم تھا - اس وقت آپ لوگوں کو اس کا احساس نہیں تھا - میں جانتا تھا - کہ میں کسی مقدمہ میں بطور ملزم سشن سپرد نہیں تھا - بلکہ میں سمجھتا تھا - کہ میں ایک سچی سرکار کے سامنے ہوں - یہ ان کا جلال تھا - اور روحانی طاقت تھی - جس کا مجھ پر اس قدر گہرا اثر تھا - کیونکہ پچھلا گزرا ہُوا نقشہ میری آنکھوں کے سامنے تھا :-

وُہ نقشہ کیا تھا - جو کہ میں نے حضرت صاحب کے سامنے عرض کیا تھا - عرصہ چار سال کا ہُوا ہے - کہ میں کربلا معلےٰ - نجف اشرف - کوفہ کاظمین - بغداد شریف وغیرہ زیارتوں پر گیا تھا - میں ہر ایک درگاہ میں گھنٹوں بیٹھ کر استدعا کیا کرتا تھا - کہ مجھے اندرونی تسکین ملنی چاہیئے - اور کاظمین میں ضرور میں نے اپنا اندرُ نور ہی نور دیکھا - اس قدر تسکین تھی مجھے زندگی بھر میں آج تک کسی جگہ محسوس نہیں ہُوئی - اور مجھے ڈیڑھ گھنٹہ اس قدر رونا آیا - کہ میں خود حیران تھا - کہ رونے کی بات تو کوئی نہیں - خواہ مخواہ کیوں اس قدر رونا بے ساختہ آرہا ہے - یہ بھی ان کا ایک معجزہ تھا - خیر - میں تخت تبصرہ دیکھنے کے لئے بغداد شریف سے گیا - اور وہاں جب میں سلیمان[1] فارسی صاحب کی درگاہ میں گیا - تو مجھے بہت شانتی نصیب ہوئی - میں نے وہاں کھڑے ہو کر اور آنکھیں بند کر کے استدعا کی - تو مجھے صاف زیارت نصیب ہوئی - یہ وُہی شکل تھی - جو چار سال کے بعد خانپور سٹیشن پر نظر پڑی - جس وجہ سے مجھے سخت حیرانی ہوئی - اور یہی وجہ تھی کہ میں ہر ایک سٹیشن پر آپ کے ڈبہ کے سامنے آکھڑا ہوتا تھا - اور پھر جا کر سوچتا تھا - میں سلیمان فارسی کی درگاہ میں بھی ہوش و حواس میں تھا - اور خانپور سٹیشن پر بھی ہوش و حواس میں تھا - سلیمان فارسی کی درگاہ پر بھی گو مجھے شک کی گنجائش نہیں تھی - لیکن پھر بھی انسانی فطرت ہے - میں وہاں سے بغداد آ کر سوچتا رہا - کہ یہ کیا ماجرا ہے - پھر دل یہی جواب دیتا تھا - کہ یہ کسی کا تصور نہیں ہے - کیونکہ ایسی شکل کا کوئی انسان تمام عراق میں نہیں دیکھا پھر تصور کیسے ہو سکتا ہے

غرض کہ بغداد میں شام کو دریا کے پل پر سے گزرتے وقت جب میں ہوٹل میں واپس جا رہا تھا - تو میرے ایک دوست نے جو بصرہ سے میرے ساتھ وہاں گئے ہوئے تھے - پوچھا - کہ آج میں چپ کیوں ہُوں - میں اپنے سر در میں غرق تھا - مگر ان کی رائے لینے کی خاطر میں نے ان سے ذکر کیا - اس وقت میں سر نیچا کئے چلا جا رہا تھا - چند قدم چلنے کے بعد جب میں نے سر اٹھایا - تو کیا دیکھتا ہوں - کہ سامنے سے وُہی شکل تشریف لا رہی ہے - اور پیچھے چار آدمی بھی ہیں - میں نے اپنے دوست کو اشارہ کر کے کہا - یہی صاحب ہیں - اس وقت بھی میں نے تو اچھی طرح دیکھ لیا - لیکن وُہ ہوا میں غائب ہو گئے - اور میرے دوست کو زیارت نہ ہُوئی - میں نے پھر سمجھا - کہ میں غلطی پر نہیں ہوں - اس شکل اور حضرت صاحب کی شکل و صورت میں ایک بال تک کا بھی فرق نہیں - ان کے سامنے جانے سے سلیمان فارسی والا نقشہ سامنے آجانا بھی ایک معجزہ تھا - مجھے تو ایسا معلوم ہوتا تھا - کہ یہ کل کا معاملہ ہے - ایسی یاد تازہ ہو گئی تھی - میں نے بہت خلاف سوچا - لیکن دل و دماغ - اور ضمیر نے صاف طور پر کہا - کہ یہ وُہی شکل ہے - اصل میں یہ شکل تھی بھی وُہی :-

وہاں سے میں ایران گیا - اور بہت شہر دیکھے - بلوچستان وغیرہ - ہندوستان کا چپّہ چپّہ دیکھا - اس سے پہلے اور اس کے بعد لاکھوں انسانوں کو دیکھا - لیکن کبھی محسوس نہ کیا - کہ وُہ شکل یا اس سے ملتی جلتی کوئی شکل نظر آئی ہو - صرف یہی شکل تھی - جو بالکل وُہی تھی - جو سلیمان فارسی کی درگاہ میں میں نے دیکھی تھی - آپ کو یاد ہو گا - کہ جس شخص کی میں نے شکایت کرنی تھی - اس کا نام تک میں نے نہ لیا تھا - بلکہ حضرت صاحب کے سامنے دُعا کی - کہ دن دوگنی - اور رات چوگنی خداوند کریم اس کو ترقی دے - کہ جن کی بدولت میں آپ کی زیارت کر سکا :-

میری طرف سے حضرت صاحب کی خدمت میں دست بستہ نیاز عرض کر دیں - پھر میں قادیان ضرور حاضر ہو کر نیاز حاصل کرونگا :-

جودہ کلیان داس از ملتان -

[1] اصل نام سلمان فارسی ہے - یہ صاحب چونکہ صحیح تلفظ نہیں جانتے - اس لئے انہوں نے اپنے خطوط میں بار بار سلیمان لکھا ہے - (الفضل)

خط کی اشاعت کے متعلق اجازت کا حصول

اس خط کے شائع کرانے میں اس لئے دیر لگی۔ کہ نویسندہ خط سے اجازت لینا تھی۔ چنانچہ اجازت حاصل کرنے کے لئے جو خط ان کی خدمت میں لکھا گیا۔ ان کا انہوں نے حسب ذیل جواب دیا:

دوسرا خط

مکرم بندہ جناب ڈاکٹر صاحب

السلام علیکم۔ عرض یہ ہے۔ کہ جو خط پہلے بندہ نے ارسال کیا تھا۔ وہ لفظ بلفظ بالکل ٹھیک تھا۔ جو کہ بندہ نے دیکھا تھا۔ ورنہ لاکھوں انسان عراق اور ایران کی واپسی کے بعد دیکھے۔ کوئی شکل ایسی نظر نہ آئی تھی۔ جو کبھی شک تک بھی پڑتا۔ یہ تو حضرت صاحب کی طرف دیکھنے سے وہ تمام سلیمان فارسی صاحب کا نقشہ آنکھوں کے سامنے آگیا۔ بہت شکوک دیدہ و دانستہ دل کو سمجھانے کے لئے پیدا کئے۔ لیکن کوئی گنجائش نظر نہ آئی۔ اور حاضر ہو کر بیان کیا ÷

آپ میرا خط خوشی سے اخبار میں چھپوا سکتے ہیں۔ کیونکہ حرف بحرف اصلیت پر مبنی ہے۔ مجھ سے اجازت لینے کی کونسی ضرورت تھی۔ وہ خط آپ کی ملکیت تھا۔ آپ نے لکھ کر شرمندہ کیا ہے ÷

بندہ کلیانداس رئیس اعظم ملتان

حضرت سلیمان سے کیا مراد ہے

انہوں نے اپنے زبانی بیان کے وقت حضرت سلیمان پاک کا لفظ استعمال کیا تھا۔ لیکن تحریر کے وقت سلیمان پاک اور سلیمان فارسی لکھا ہے۔ اس لئے مزید تحقیقات کے لئے دوسرا خط لکھا گیا۔ کہ سلیمان پاک سے مراد حضرت سلیمان علیہ السلام نبی اللہ ہیں۔ یا کوئی اور۔ اس پر ان کا تیسرا خط ملا جو حسب ذیل ہے۔

تیسرا خط

مکرم بندہ جناب ڈاکٹر صاحب جی

السلام علیکم۔ (۱) آپ نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ کیا مجھے حضرت سلیمان کی زیارت ہوئی تھی۔ یا سلیمان فارسی کی جس کے جواب میں قلمی ہے۔ کہ مجھے سلیمان پاک کی زیارت ہوئی تھی۔ جس کو سلیمان فارسی بھی کہتے ہیں۔ یہ وہ صاحب ہیں جو صحابہ میں سے تھے۔

(۲) آپ نے یہ بھی دریافت فرمایا ہے۔ کہ یہ مقبرہ کہاں ہے۔ جواب میں قلمی ہے کہ یہ بغداد شریف سے قریباً بیس میل کے فاصلہ پر ہے۔ اور تخت قیصرہ کے نزدیک ہے۔ یہ تخت قیصرہ وہ ہے جس کو لحاق قیصرہ کہتے ہیں۔ جہاں نوشیروان عادل عدل کیا کرتا تھا لحاق قیصرہ کی محراب ۱۵۰ فٹ اونچی اور دو سو فٹ مربع نیچے زمین میں ہے اس وقت وہاں امریکن اور جرمن ساتھ والی زمین میں کھدائی کر رہے تھے۔ اور وہاں سے سکے بھی نکل رہے تھے

بندہ کلیانداس رئیس

حضرت سلمان کا مزار

پھر یہ دریافت کرنے کے لئے تیسرا خط خاکسار نے لکھا۔ کہ سلمان فارسی کا مزار کس جگہ ہے۔ اور وہاں کس طرح جاتے ہیں وغیرہ۔ اس کے جواب میں ان کا چوتھا خط ملا جو حسب ذیل ہے:

چوتھا خط

مکرم بندہ جناب ڈاکٹر صاحب

السلام علیکم۔ نوازش نامہ آنجناب کا مورخہ ۲۰/۶/۳۸ کا آج ملا۔ حضرت سلیمان فارسی کا مزار بغداد شریف سے بیس میل کے فاصلہ[2] پر ہے۔ وہاں جانے کے لئے ہر وقت موٹر مل جاتی ہے۔ موٹر کا کرایہ عراق اور ایران میں سستا ہے۔ اور موٹریں بھی نفیس ہیں۔ میں موٹر پر گیا تھا ÷

---

[2] طبقات کبیر مطبوعہ برلن میں بھی تحریر ہے۔ کہ حضرت سلمان فارسی رضی مدائن کے گورنر تھے۔ یہیں وفات ہوئی اور یہیں ان کا مدفن بنا (خاک رحمت باشد)

جس احمدی بزرگ نے آپ کو یہ کہا ہے۔ کہ حضرت سلیمان فارسی کا مزار بغداد اور بصرہ کے درمیان ہے۔ یہ ان کی شنید ہے۔ لیکن بندہ کی دید ہے۔ بصرہ اور بغداد کے درمیان حضرت زبیر کا روضہ یعنے مزار ہے۔ حضرت حسن بصری کا مزار ہے۔ اور حضرت طلحہ کا ہے ÷

بندہ کلیان داس

حق پسند اصحاب غور فرمائیں

مندرجہ بالا تحریرات کے بعد پھر اہل دانش اور متلاشی حق اصحاب کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اس بات پر غور کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلیفہ برحق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی مرزا بشیر الدین محمود احمد کے لئے کیسی سچی شہادت قائم فرمائی۔

پھر اس سے بڑھ کر یہ کہ مخبر صادق پیارے نبی محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے فرمودہ کے پورا ہونے کے متعلق کیسے عجیب رنگ میں نشان ظاہر فرمایا ہے ÷

فارسی الاصل موعود کی بشارت

آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے خدا کے پاک نبی صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم پر سورہ جمعہ نازل ہوتی ہے۔ اور جب یہ آئت پڑھی جاتی ہے۔ وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چونک کر کہتے ہیں۔ کیا حضور ہی دوبارہ ان لوگوں میں آئیں گے۔ جو بعد میں آنے والے ہیں۔ اور ہم سے نہیں ملے۔ اس پر حضور پُرنور نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا:۔

"لو کان الایمان معلقاً بالثریا لناله رجل او رجالٌ من ابناء الفارس"۔ یعنے اگر ایمان ثریا پر بھی چلا گیا۔ تو ایک فارسی الاصل شخص اسے دوبارہ زمین پر واپس لائے گا۔ اور کفر و شرک کی زمین کو ایمان سے لبریز کر دے گا۔ چنانچہ آج اللہ تعالےٰ ہم میں فارسی الاصل کو مبعوث فرماتا ہے۔ اور عین اس وقت جب کہ مسلمان کہلانے والوں کا ایمان فدائے اسلام پر سے اٹھ گیا تھا۔ یہ مردِ خدا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا کے حکم سے کھڑا ہو کر اسلام کی اشاعت کے کام کے لئے دن رات ایک کر دیتا ہے۔ اور اسلام کی صداقت پر بہت سے نشان دکھلا کر اور محکم دلائل قلمبند فرما کر ہم سے رخصت ہو جاتا ہے۔ اور ایک چھوٹی سی جماعت چھوڑ جاتا ہے ÷

اس جماعت کی باگ ڈور اللہ تعالےٰ آپ کے فرزند ارجمند مظهر الحق والعلاء کان الله نزل من السماء کے سپرد کر دیتا ہے۔ یہ مردِ باصفا اپنے کام کو یعنے خدمتِ اسلام کے کام کو سرانجام دیتے ہوئے دن رات ایک کر دیتا ہے اور اس کے زیر سایہ جماعت خدا کے فضل سے ہر طرح ترقی کرتی چلی جاتی ہے۔ لیکن جیسا کہ قاعدہ ہے۔ شیطان نیک کام کی ترقی کے وقت روڑا اٹکانے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ اس مقدس وجود کے اولوالعزم کاموں کے وقت بھی اس نے روڑا اٹکانے کی کوشش کی۔ اور مختلف وقتوں میں مختلف طریق پر حملہ آور ہوا۔ اور آخری حملہ منافقوں کے بھیس میں کیا۔ جنہوں نے حضور کی ذات والا صفات پر گندے الزام تراشے۔ ایسے وقت میں اللہ تعالےٰ نے

بہ قدرت ثنائی فرمائی - اور ایک غیر قوم کے معزز ہیں سے شہادت دلوائی - اور بتلایا کہ یہ وہی وجود باجود ہے - جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بشارت کے ماتحت کھڑا ہوا ہے - جس نے اسلام کے علم کو دنیا میں بلند کرنا ہے۔

قبول احمدیت کی دعوت

اے لوگو شک کر کے اس نعمت سے محرومی اختیار نہ کرو - دیکھو پیارا نبی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سچا اور سب سچوں سے سچا ہے - اس کا دین اسلام سچا اور تمام دینوں سے افضل دین ہے - اور حضرت مرزا غلام احمد وہی مسیح موعود ہیں - جن کی بشارت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دی تھی - اور جن کا آنا اس وقت مقدر تھا جبکہ اسلام اور ایمان اٹھ جانا تھا - اور آپ کا جانشین پیارا محمود نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بشارتوں کے ماتحت آج اسلام کا علم بردار ہے -

مبلغ امریکہ کی مساعی

جناب کریما صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ ہائی لینڈ تحریر کرتے ہیں - کہ امریکن مشن کے مبلغ صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی ہمارے مشن کا معائنہ کرنے کیلئے تشریف لائے - اور آپ نے یہاں پر بارہ دن قیام فرمایا - اور مسلسل کئی لیکچر دئے - جن کو یہاں کے مسیحی لوگوں نے نہایت توجہ سے سنا اور نہایت اچھا اثر قبول کیا - آپ نے ہمیں دوران قیام میں نماز کی تعلیم دی - ہمارے تبلیغی کام کے لئے مفید ہدایات دیں - اور ہمیں تحریک جدید کے اصول پر کام کرنے اور خلافت جوبلی فنڈ میں حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی - جس پر جماعت نے بڑی فراخدلی سے حصہ لیا - ہم ایک چھوٹی سی جماعت ہیں جو باہم اتفاق سے کام کر رہے ہیں (مہتمم نشر و اشاعت)

لنڈن میں تبلیغ اسلام

مختصر رپورٹ بابت ماہ مئی ۱۹۳۸ء

اقوام کی پستی و بلندی اور عروج و تنزل کی بنیاد وہ خیالات اور افکار ہوتے ہیں - جو ان کے افراد کے دل و دماغ میں پائے جاتے ہیں - جب کسی قوم کے عروج کا زمانہ آتا ہے - تو اس کے افراد کے دلوں میں ترقی کی امنگیں پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہیں - اور ان کے دماغوں میں ایسے افکار موجزن ہوتے ہیں جو اس قوم میں ترقی کی روح پھونکنے والے ہوتے ہیں - وہ یہ سمجھتے ہیں - کہ اب ہماری ترقی کے راستہ میں دنیا کی کوئی قوم حائل نہیں ہو سکتی - لیکن جب کسی قوم کی پستی اور تنزل کا وقت آتا ہے - تو اس کے افراد ہمتیں ہار بیٹھتے ہیں - اور یہ خیال کرنے لگتے ہیں کہ اب ہم کچھ نہیں کر سکتے - ترقی کے تمام دروازے انہیں مسدود دکھائی دیتے ہیں - اور آخر کار ناامیدی و مایوسی ان کی تباہی کا باعث ہو جاتی ہے - اسی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے - من قال هلكت الناس فهو اهلكهم جو شخص یہ کہتا ہے - کہ لوگ مر گئے - تباہ ہو گئے - ایسا خیال پیدا کرنے والا ہی درحقیقت ان کی تباہی کا باعث ہوتا ہے - ہماری جماعت جو خدا تعالیٰ کے ارادہ اور منشاء کے ماتحت تیار ہوئی اور جس کی رہنمائی کے لئے اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کو الہاماً فرمایا - اصنع الفلك باعيننا ووحينا کہ تم اپنی جماعت کیلئے ہماری حفاظت میں اور ہماری وحی کے ماتحت ایک کشتی تیار کرو - جو اسے ان تمام آفات اور طوفان ضلالت اور مصائب سے جو دنیا کو پیش آنے والی ہیں - نجات دیگی - اور تیری جماعت کو قیامت تک دلائل و براہین کی رو سے دنیا کے تمام مذاہب اور تمام جماعتوں پر غلبہ بخشا جائیگا - غرضیکہ اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت کی ترقی و اشاعت کیلئے بہت سے وعدے کئے ہیں جو پورے ہو کر رہیں گے - لیکن ایسے وعدوں کے ایفاء میں تاخیر کی وجہ بعض اوقات جماعت کی سستی بھی ہو جاتی ہے - جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے ساتھ ہوا -

پس ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وہ استغفار میں لگی رہے - اور اپنی کمزوریوں کا اعتراف کرتی ہوئی جس قدر سلسلہ کے لئے ممکن قربانیاں کر سکتی ہو کرنے سے دریغ نہ کرے - یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے الا ان نصر اللہ قریب کی بشارت سن لے -

درخواست دعا

میں اپنی رپورٹوں میں وقتاً فوقتاً دوستوں سے دعا کے لئے درخواست کرتا رہا ہوں - کہ وہ یہاں احمدیت کی اشاعت کیلئے اللہ تعالیٰ سے درد دل کے ساتھ دعائیں مانگتے رہیں - آپ یقیناً سمجھیں کہ ہماری ظاہری کوششوں کی مثال اس دنیائے مادیت کے مرکز میں تحریکات شیطانیہ اور مخالفین اسلام کی کوششوں کے مقابلہ میں بالکل ایسی ہے - جیسے کوئی شخص میلوں بڑے تالاب میں تلاطم پیدا کرنے کے لئے اس کے ایک کونے پر بیٹھا ہوا اپنے ہاتھ سے پانی ہلا رہا ہو - ایسی حالت میں اس تالاب میں تلاطم پیدا کرنے کا صرف ایک ذریعہ ہے - اور وہ مارمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی کی حالت کا میسر آنا ہے -

پس اگر ہم چاہیں کہ ظاہری اسباب سے مقابلہ کیا جائے تو ہمارے پاس وہ نہیں ہیں جو ہمارے مخالفوں کے پاس ہیں البتہ ہمارے پاس ایک نہایت مؤثر اور کارگر اور بے خطا جانے والا ہتھیار ہے - جو دوسروں کے پاس نہیں - اور وہ دعا کا ہتھیار ہے - جس کے متعلق حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں ؎

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو زور دعا دیکھو تو

اس لئے میں تمام دوستوں سے دعا کیلئے عاجزانہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ یہاں سلسلہ کی اشاعت کے لئے درد دل سے دعائیں کرتے رہیں - یہاں تک کہ وہ وقت آجائے کہ سعید روحیں حق کو قبول کریں - جب بھی میں رپورٹ لکھتا ہوں - اس سے میری اصل غرض یہی ہوتی ہے کہ دوستوں کو دعا کیلئے تحریک ہوتی رہے

تبلیغی خطوط اور ملاقاتیں

سب سے مفید طریقہ تبلیغ خط و کتابت اور پرائیویٹ ملاقاتیں ہیں - اور ملاقات کا وقت مقرر کرنے کیلئے بعض دفعہ دو دو تین تین دفعہ خط لکھنا پڑتا ہے - ایام زیر رپورٹ میں (۱) ڈبلیو آر ونڈرز کو تبلیغی خط لکھا - اور کتابیں بھیجیں - (۲) Miss Mathai کیمبرج یونیورسٹی میں تعلیم پاتی ہیں - ان کا پتہ پروفیسر ایم عبداللہ صاحب بٹ نے دیا تھا انہیں تبلیغی خط لکھا اور کتب بھی بھیجیں پہلے وہ امتحان کی تیاری میں مشغول تھیں اب انہوں نے اپنے تازہ خط میں شکریہ ادا کرتے ہوئے لکھا ہے - میرا خیال تھا کہ میں کتابیں ختم کر کے جواب دوں گی لیکن چونکہ میں نے کتابوں کا مطالعہ دیر سے شروع کیا ہے اس لئے ابھی شکریہ ادا کرتی ہوئی کہتی ہوں - کتابیں بہت دلچسپ ہیں - امید ہے جب میں سب کتابیں ختم کروں گی - تو آپ کو پھر خط لکھوں گی - (۳) مسٹر ایچ ڈاکر کو ڈربی میں کتابیں بھیجیں - اور تبلیغی خط لکھا - (۴) مسٹر رینڈل کو بھی ایک کتاب اور خط بھیجا (۵) Mr. Irwin R. [illegible] نیوزی لینڈ کے رہنے والے ہیں - وہ اور Miss Kathleen مسجد دیکھنے کے لئے آئے - ان سے سلسلہ کے متعلق گفتگو ہوئی اور ایک ایک کتاب بھی مطالعہ کیلئے دی گئی

(۶) Miss Kathleen سے ایکٹن روٹری کلب میں ملاقات ہوئی تھی یہ مصر میں کئی سال رہ چکے ہیں۔ انہوں نے چند سوالات بھی کئے تھے۔ جن کے میں نے جوابات دیئے۔ اور پھر واپس آکر احمدیت حقیقی اسلام ہے انہیں بھیجی۔ اور مسجد دیکھنے کے لئے بھی دعوت دی۔ چنانچہ انہوں نے جواب میں دلی شکریہ ادا کرتے ہوئے اور کتاب کو پڑھنے کا وعدہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ میں مسجد دیکھنے کے لئے بھی کبھی ضرور آؤں گا۔

(۷) Mr. E. Ralph پراونشل بنک لمیٹڈ کے مینیجر ہیں۔ ان سے بھی اسی کلب میں ملاقات ہوئی تھی۔ یہ ہندوستان میں صوبہ سرحد میں کئی سال تک فوج میں رہ چکے ہیں۔ انہیں بھی خط اور تحفہ شاہزادہ ویلز کتاب بھیجی۔

(۸) Mr. E. Alpham ٹائی کی اخبارات کے نمائندہ ہیں۔ انہیں احمدیہ موومنٹ کتاب بھیجی۔

(۹) ٹرکی کی ایک تعلیم یافتہ عورت مسجد دیکھنے کے لئے آئی۔ اس سے سلسلہ کے متعلق گفتگو کی اور احمدیہ موومنٹ اور احمدیہ البم اسے کتب دی گئیں۔ اس نے کہا کہ آج سے پہلے میں نے کبھی آپ کی جماعت کے متعلق ذکر نہیں سنا تھا۔

(۱۰) Mrs. Gray اپنی لڑکی سمیت مسجد دیکھنے کے لئے آئے ان سے بھی کچھ دیر تک مذہبی گفتگو ہوئی

(۱۱) Mr. Dr. R. Sodhi مسجد دیکھنے کے لئے آئے۔ سلسلہ کے متعلق اور اسلام اور عیسائیت کی تعلیم کے مقابلہ پر ان سے گفتگو ہوئی انہوں نے بعض کتب بھی خرید کیں۔

رومن کیتھولک کو دوسرے مذاہب کی کتب پڑھنے کی ممانعت

میں نے اپنے ہمسایہ Mr. Mackenzay کو چائے کی دعوت دی۔ اور ان سے مذہبی گفتگو بھی کی۔ انہوں نے کہا کہ سب مذاہب اچھے ہیں۔ میں نے کہا کہ اسلام دوسرے مذاہب کی خوبیوں کا انکار نہیں کرتا۔ لیکن وہ اپنے آپ کو ان تمام خوبیوں کا جامع قرار دیتا ہے۔ جو دوسرے مذاہب میں متفرق طور پر پائی جاتی ہیں۔ آخر میں میں نے ان سے کہا۔ اگر میں آپ کو کوئی کتاب دوں تو کیا آپ اس کا مطالعہ فرمائیں گے۔ کہنے لگے۔ اگر آپ برا نہ منائیں۔ تو میں کہہ دوں ہم رومن کیتھولک ہیں۔ ہم دوسرے مذاہب کی کتابیں نہیں پڑھتے۔ میں نے کہا دوسرے مذاہب کے متعلق علم حاصل کرنا بری چیز نہیں ہے۔ بلکہ اچھی ہے۔ پولوس نے خود لکھا ہے۔ کہ تم ہر چیز کا امتحان کرو۔ پھر جو اچھی چیز ہو اسے اختیار کرو۔ کتابیں پڑھنے سے کس نے آپ کو منع کیا ہے۔ اس نے کہا۔ ہمارے پادریوں نے۔ میں نے پوچھا کیوں؟ کہنے لگا کہ اگر وہ دوسری کتابیں پڑھیں تو ان سے متاثر ہو کر گرجوں میں جانا چھوڑ دیتے ہیں۔ میں نے کہا اس سے معلوم ہوا۔ کہ پادریوں کو اپنے مذہب کی کمزوری کا علم ہے۔ اس لئے وہ لوگوں کو اندھیرے میں رکھنا چاہتے ہیں۔ اور نہیں چاہتے کہ وہ حقیقت سے واقف ہوں۔ مگر کیا کوئی عقل مند انسان ان کی اس بات کو قبول کرنے کے لئے تیار ہو سکتا ہے؟ آپ تو ہمارے ہمسایہ ہیں مجھے آپ کے مذہب سے واقفیت ہے۔ اگر کوئی آپ سے ہمارے متعلق دریافت کرے کہ آپ کے ہمسایہ کیا مذہب رکھتے ہیں۔ تو آپ اسے کیا بتا سکتے ہیں؟ کچھ نہیں پس آپ کو تو ہمارا ہمسایہ ہونے کی وجہ سے بھی ہمارے مذہب کے متعلق علم حاصل کرنا چاہیئے۔ آخر اس نے کہا کہ بہت اچھا آپ مجھے کتابیں دیں میں ضرور پڑھوں گا۔

ہندوستان عیسائیوں کیلئے مقدس زمین ہے

Mr. Jack Sharp ایک دکاندار ہیں جو سپر چولسٹ ہیں۔ ان سے دو تین دفعہ ملاقات ہوئی ہے۔

ایام زیر رپورٹ میں میں ان کی دکان پر گیا۔ وہاں ایک اور شخص بھی موجود تھا انہوں نے اپنی بیوی کو بھی بلالیا۔ موسم کے متعلق گفتگو شروع ہوئی۔ ہندوستان کے موسم کا ذکر آیا۔ تو کشمیر کے موسم کا ذکر بھی آگیا۔ میں نے کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے مسیح علیہ السلام کی قبر کا بھی ذکر کیا۔ اور پھر ان کے دریافت کرنے پر ذرا تفصیل سے بیان کیا۔ دوسرا شخص کہنے لگا تب ہندوستان بھی تو ہمارے لئے مقدس زمین ہوئی۔ اس کی زیارت کرنی چاہیئے۔ میں نے کہا ہی تو ہم بتانے کے لئے آئے ہیں۔ اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مسیح کی دوبارہ بعثت بھی ہندوستان میں کی۔

روٹری کلب میں لیکچرز

ایام زیر رپورٹ میں Acton روٹری کلب میں لیکچر دینے کے لئے گیا۔ شیخ احمد اللہ صاحب بھی ساتھ تھے۔ چالیس پچاس کے قریب ممبر حاضر تھے۔ کھانے کے بعد میں نے اسلام کے موضوع پر پرچہ پڑھا۔ روٹری کلب کے ایک ممبر نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ میں مصر میں بھی رہا۔ اور اس کے ریگستانی علاقہ میں بھی پھرا۔ سنوسیوں سے بھی ملا۔ مگر اسلام کے متعلق ایسے صلح کن خیالات مجھے معلوم نہیں ہوتے۔ پھر اس نے چند سوالات کئے جن کے جوابات دیئے گئے۔

مکرمی درد صاحب نے ایسٹ بورن کے دو مختلف کلبوں میں اسلام کے موضوع پر دو لیکچر دئے۔ اور ایک روٹری کلب میں میر عبد السلام صاحب نے اسلام اور سائنس کے موضوع پر لیکچر دیا۔

کمپٹن اور سٹن

لٹریری سوسائٹی کے تیس ممبروں نے Compton میں بعض قابل دید عمارات دیکھنے کے لئے ایک Tour مرتب کیا تھا۔ میں بھی ان کے ساتھ اس غرض سے گیا۔ تا سوسائٹی کے ممبروں سے واقفیت بڑھ جائے نیز شیخ احمد اللہ صاحب Hampstead گئے۔ جہاں بعض اشتہارات اور کتب تقسیم کیں۔ وہاں کے لائبریرین سے بھی ملے۔ واپس آکر انہیں سلسلہ کی کتب لائبریری میں رکھنے کے لئے بھیجیں جس کے جواب میں لائبریرین نے شکریہ کا خط لکھا۔ اس لائبریری میں اسلام کے متعلق کتب نہ تھیں۔

سکرٹری اور لیکچر

ایام زیر رپورٹ میں ممبران جماعت کی ایک میٹنگ کر کے ان میں سے مسٹر مسعود کو سکرٹری فار سنڈے لیکچرز اور مسٹر عبد الرحمن ہارڈی کو فائننشل سکرٹری اور میر عبد السلام صاحب کو سکرٹری تعلیم اور ہائیڈ پارک میں لیکچروں کا انچارج مقرر کیا گیا۔ اور بعض کام ڈاکٹر سلیمان صاحب کے سپرد کئے گئے

نئے پروگرام میں سے سب سے پہلا اجلاس ۲۹ مئی کو زیر صدارت مکرمی درد صاحب منعقد ہوا۔ مسٹر عبد الرحمن صاحب ہارڈی نے لیکچر دیا۔ موضوع یہ تھا۔ کہ ایک عیسائی نے اسلام کیوں قبول کیا۔ مضمون میں اسلامی تعلیم کی برتری عیسائیت پر نیز بعض اور دیگر مذاہب پر ثابت کی۔ اور احمدیت نے جس رنگ میں اسلام کو پیش کیا ہے اس کا ذکر کیا۔ پھر انہوں نے سوالات کے جوابات دیئے۔

ایک نو مسلمہ

ایام زیر رپورٹ میں مسز یوسف ایک ہندوستانی کی انگلش بیوی سلسلہ میں داخل ہوئیں۔ عام احباب سے دعا کے لئے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرماوے۔ آمین

خاکسار:۔ جلال الدین شمس (از لندن)

اعلان نکاح

۱۲ رجون۔ مولوی محمد اسرائیل صاحب ساکن سوسل کی دختر آمنہ بی بی کا نکاح غلام سرور خان ابن قلیچ خان صاحب ساکن بالاکوٹ سے بعوض ایکہزار روپیہ مہر بمقام ایبٹ آباد جناب قاضی محمد یوسف صاحب امیر جماعت صوبہ سرحد نے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ خاکسار [illegible] ایبٹ آباد

فیض آباد میں ایک احمدی مبلغ کا لیکچر

مولوی محمد سلیم صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ۔ بہار و اڑیسہ کے دورہ کے بعد دارالامان واپس جاتے ہوئے جماعت احمدیہ فیض آباد (یو۔پی) کی درخواست پر یہاں تشریف لائے۔ شہر میں بذریعہ پوسٹرس ان کے لیکچر کا اعلان کیا گیا۔ وقت مقررہ پر زیر صدارت جناب عبدالحی صاحب عباسی وکیل تقریر شروع ہوئی۔ اور تقریباً دو گھنٹہ تک جاری رہی۔

مولوی صاحب موصوف نے دوران تقریر میں فلسطین کے جغرافیائی علمی تمدنی اور معاشرتی حالات بیان کرنے کے بعد اس ملک کی اہمیت پر خاص زور دیا۔

اسی سلسلہ میں آپ نے فرمایا۔ یہود پر جو ادبار آیا۔ ایسا ادبار کہ اس نے انہیں بے حد ذلیل و رسوا کر دیا۔ اس کی اصل وجہ یہ ہے۔ کہ ان لوگوں نے خدا تعالےٰ کے انبیاء کیساتھ ایسی بدسلوکی روا رکھی جو حد درجہ غیر شریفانہ اور انسانیت سوز تھی۔ اسی ضمن میں مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ آج بھی خدا تعالےٰ کا ایک فرستادہ قادیان میں ظاہر ہوا ہے۔ اس لئے تمام قوموں کو چاہیئے۔ کہ اس کی آواز پر لبیک کہیں۔ اور یہودیوں کی عبرتناک حالت سے سبق حاصل کریں۔

اس پر ایک ملا نعل در آتش ہو گئے۔ اور کہنے لگے کہ مولوی صاحب اپنے مضمون سے باہر جا رہے ہیں۔ اعلان تھا کہ فلسطین کے چشم دید حالات بیان کئے جائیں گے۔ مگر آپ نے ساتھ ہی تبلیغ بھی شروع کر دی ہے۔ ہم اس کے خلاف صدر کو توجہ دلاتے ہیں۔ اس پر صدر صاحب نے مولوی صاحب سے کہا کہ آپ صرف واقعات بیان کریں۔ اور تبلیغی پہلو کو نظر انداز کر دیں۔ لیکن جب مولوی صاحب نے اشتہار پڑھکر سنایا۔ اور واضح کیا کہ ہم نے اپنے اعلان میں صاف طور پر لکھ دیا تھا کہ دوران تقریر میں یہ بھی بتایا جائے گا۔ کہ انبیاء علیہم السلام کا انکار کس قدر مضر اور اُن کی آواز پر لبیک کہنا کتنا مفید ہوتا ہے۔ لہذا میں اپنے مضمون سے باہر نہیں گیا۔ تو صاحب صدر نے اشتہار پڑھا۔ اور کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ مجھے افسوس ہے۔ کہ میں نے اعلان پڑھے بغیر مولوی صاحب کو تبلیغ سے روک دیا۔ ورنہ اگر پہلے سے مجھے یہ اشتہار پڑھنے کا موقعہ مل جاتا تو میں مقرر کو اجازت دیدیتا۔ کہ آپ جو چاہیں بیان کر سکتے ہیں۔ اس پر وہی مولوی صاحب پھر بولے۔ تو صاحب صدر نے فرمایا کہ اگر آپ سننا چاہتے ہیں تو تشریف رکھئے۔ ورنہ چلے جائیں۔

بعض فتنہ پردازوں کی شرارت کے باوجود ہمارا جلسہ خدا کے فضل سے بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

خاکسار۔ ایم رفیع اللہ میڈیکل پریکٹشنر فیض آباد

تلاش گمشدہ

میرا لڑکا عبدالکریم نامی عمر تقریباً ۲۲ سال رنگ گندمی قد درمیانہ ناک کے نیچے زخم کی وجہ سے بال اڑے ہوئے عرصہ دو سال سے گم ہے۔ چند روز ہوئے جالندھر شہر میں کٹ پیس کی پھیری کرتا تھا۔ پتہ معلوم ہوتے پر وہاں سے کہیں چلا گیا اس کی جدائی کی وجہ سے مجھے اور اس کے بھائی بہنوں کو سخت قلق ہے۔ احمدی دوست خود اور اپنے دوسرے واقفوں کے ذریعہ خاص طور پر خیال رکھیں۔ اگر کسی دوست کو ملے تو براہ مہربانی فوراً پتہ ذیل پر مطلع فرمائیں۔

خاکسار عبدالخالق مہتمم مہمان خانہ۔ قادیان

حفظان صحت

مس فلو (انفلوائنزا) اور مسٹر مدافعت (کونین)

موجودہ زمانہ کے افسانہ نگاروں کا ذخیرہ مضامین بہت وسیع ہے۔ بعض اوقات وہ تخیل کی ایسی سرزمین میں داخل ہو جاتے ہیں۔ جہاں انہیں خیالات کو جمع کرنے کیلئے صرف ہاتھ پھیلانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ اپنے گرد و پیش نظر ڈالتے۔ یا حیات روزمرہ کی چلمن کی طرف نگاہ دوڑاتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں انہیں فوراً کوئی نہ کوئی دلچسپ موضوع مل جاتا ہے۔

مثلاً مس فلو کی پُر حوادث داستان ہے۔ (اور یہ قدرتی بات ہے کہ سال کے اس حصہ میں یہ داستان ہمارے ذہن میں تازہ ہو جاتی ہے) یہ ایک ایسی عورت ہے۔ جس سے ہر شخص خائف ہے۔ اور وہ اب کے پھر مبارز طلبی کر رہی ہے۔ یہ بڑی خطرناک عورت ہے۔ اول اول یہ سائبیریا کی سرحدات کے پار ریلوں میں سفر کیا کرتی تھی۔ لیکن اب اس نے جاپان اور کیلیفورنیا کے درمیان جہازوں پر سفر کرنا شروع کر دیا ہے۔

اس کے ان سفروں کے دوران میں لاکھوں غریب لوگ اس سے دوچار ہوتے ہیں۔ اور اس کے مہلک سحر کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہ ہمیشہ فتح یاب ہوتی ہے۔ امریکہ کے لوگ اس کے مقابلہ کے لئے نقاب استعمال کرتے ہیں۔ بعض لوگ اس کے خطرناک اثر سے بچنے کے لئے اپنے چہروں پر رومال ڈال لیتے ہیں۔ یہ بعض اوقات ان سکولوں میں بھی داخل ہو جاتی ہے۔ جہاں کرم کش دوائیاں چھڑکی جاتی ہیں۔ اور پھر وہاں چند ایک جراثیم چھوڑ جاتی ہے۔ جو تباہی مچانے کیلئے کافی ہوتے ہیں۔ کوئی شخص کامیابی کی امید لے کر اس کے مقابلہ کے لئے تیار نہیں ہوا۔ یہاں تک کہ ایک دن مسٹر مدافعت سے اس کا سامنا ہو گیا۔

ایک عمدہ فلم کے لئے یہ کیسا اچھا موضوع ہے! مس فلو کے خطرناک حملوں اور بنی نوع انسان کے لئے اس کے نہایت ہی مضر اثرات کو دیکھ کر مسٹر مدافعت نے بھی اپنے آپ کو مسلح کر لیا۔ جس کے باعث تمام دنیا میں اس کا چرچا ہونے لگا۔ لیکن جو طریق اس نے اختیار کیا۔ وہ نہایت سادہ تھا۔ اس نے اسی پرانے سائنٹفک فارمولے پر عمل کیا۔ جس کے مطابق روزانہ کونین کی تھوڑی سی خوراک (کم سے کم تین گرین روزانہ) انفلوائنزا کے جراثیم سے محفوظ رکھنے کے لئے کافی ہے۔ یہ طریق علاج اس مصیبت کا کس قدر آسان حل ہے جس سے ہزاروں انسانوں کی جانیں ضائع ہو جاتی ہیں۔

عشق و محبت۔ حسد اور نفرت۔ اندفاع و شر وغیرہ کے مضامین پر مشتمل کئی ایک افسانے ہیں۔ جنہیں فلموں کے ذریعہ دنیا کے سامنے پیش کیا جاتا ہے لیکن مس فلو اور مسٹر مدافعت کے درمیان مسلسل جنگ کی فلم کا جو عمدہ اثر لوگوں پر ہو سکتا ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ کیا افسانہ نگار اور فلم کار اس بارے میں کوئی کام کر کے بنی نوع انسان کو اس مرض سے نجات دلانے میں ممد ثابت ہوں گے۔

پریس بیورو وازڈیاس ایمسٹرڈم ہالینڈ

اعلان تقرر

مولوی قمرالدین صاحب کو جماعت احمدیہ تشکار ضلع گورداسپور کے لئے سکرٹری مال مقرر کیا جاتا ہے۔ احباب جماعت کو چاہیئے کہ ان سے تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال)

تحریک جدید سال چہارم کا چندہ ساتویں مہینہ میں سو فیصدی پورا کرنیوالے مخلصین

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جن مخلصین نے چندہ تحریک جدید سال چہارم کا وعدہ ساتواں مہینہ ختم ہونے تک سو فی صدی پورا کر دیا ہے۔ ان کی ایک فہرست سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کے لئے پیش کرنے کے بعد دلی شکریہ کے ساتھ شائع کی جا رہی ہے۔ مگر جن احباب کرام نے اپنے وعدوں کو ابھی پورا نہیں کیا۔ اور وہ اس فکر میں ہیں کہ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں جلد تر اپنے وعدے پورا کریں۔ ان سے یہ عرض ہے۔ کہ اپنی طرف سے پوری سعی فرمائیں کہ آپ کا وعدہ ۳۱ جولائی تک پورا ہو جائے۔ کیونکہ تحریک جدید کے جلسوں کی یہ آخری تاریخ ہے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے فرمایا ہے۔ کہ جنہوں نے چندے لکھوائے ہوئے ہیں۔ ان کو تحریک کریں۔ کہ فوراً ان کو ادا کریں۔ بلکہ کوشش کریں کہ اس جلسے تک تمام چندے ادا ہو جائیں۔ پس ہر وعدہ کرنے والے دوست کو یہ بات ذہن میں محفوظ رکھ لینی چاہیئے۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے چاہتے ہیں۔ کہ آپ اپنے وعدے کو کوشش کر کے ۳۱ جولائی تک پورا کریں۔

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

ملک فضل احمد صاحب کنسٹیبل ڈیرہ غازیخان -/۶
اہلیہ صاحبہ " " " -/۶
منشی غلام رسول صاحب -/۵
اہلیہ صاحبہ سید مشتاق احمد صاحب سول لائن لاہور -/۱۲
ملک عمر علی صاحب بی اے قادیان -/۴۰۰
منشی محمد حسن صاحب بیت المال -/۱۵
مولوی سلطان علی صاحب پیرو چک -/۵
" عبد اللہ صاحب " -/۵
" محمد عبد اللہ صاحب مالاباری مالا بار -/۵۰
عبد الرحیم صاحب بوٹ ساز محلہ دار الرحمت -/۵
ملک غلام حسین صاحب محلہ دار الرحمت -/۵
چوہدری غلام احمد صاحب ایڈووکیٹ معہ اہلیہ صاحبہ پاک پٹن -/۵۰
میاں محمد الدین صاحب ڈرائیور ناصر آباد سندھ -/۳۵
ڈاکٹر ایم رفیع اللہ صاحب فیض آباد -/۱۲
حاجی عیسیٰ صاحب کالا آبنہ -/۶
شیخ سلیم اللہ صاحب دانو -/۱۱
محمد ابراہیم صاحب میانوال جالندھر -/۱۰
غلام علی صاحب " " -/۵
محمد سبحان صاحب " -/۵
ملک اولیا خان صاحب پنجنند اٹک -/۵
دلاور خان صاحب نورنگ تہال -/۵
باز خان صاحب " -/۵
مستری نور الدین صاحب آڑھا " -/۵
احمد دین صاحب " -/۵
حافظ علی محمد صاحب فیروزپور شہر -/۸
اہلیہ صاحبہ محمد جمیل خانصاحب " ۵/۴

میاں عبد الرحیم صاحب سوڈا فیکٹری قادیان -/۵
ابراہیم صاحب ماہل پور -/۵
رحمت اللہ صاحب " -/۵
شیخ محمد حسین صاحب ملتان -/۵۰
اہلیہ شیخ عبد اللہ صاحب انبالہ -/۲۰
غلام احمد صاحب پنشنر " -/۵
حاجی میراں بخش صاحب " -/۱۲
بابو محمد شریف صاحب کسولی انبالہ -/۵
اہلیہ صاحبہ بابو عبد الواحد صاحب انبالہ چھاؤنی -/۱۰
مولوی صدر الدین صاحب پشاور -/۵
مولوی محمد علی صاحب پنشنر مردان -/۱۵
بابو محمد حسین صاحب مردان -/۳۱
مولوی غلام احمد صاحب مجاہد قادیان -/۵۰
غلام محمد صاحب فیض اللہ چک -/۵
منشی رحمت علی صاحب چک ۶۶ منٹگمری -/۱۰
شیخ بشیر احمد صاحب دوکاندار " " -/۱۰
بابو فیض محمد صاحب منٹگمری ۲۲/۱۲/-
چوہدری شاہ محمد صاحب معہ اہلیہ ادرابجا گو بھٹی -/۱۷
مبارکہ مسعودہ صاحبہ دار الفضل -/۵
والدہ صاحبہ ماسٹر عبد الرحمن صاحب دار البرکات -/۵
اہلیہ صاحبہ مرزا عبد الغنی صاحب " -/۵
" حاجی محمد اسمٰعیل صاحب " -/۵
" مرزا محمد اشرف صاحب محلہ مسجد مبارک -/۵
بنت " " -/۵
شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی مسجد مبارک قادیان حال سکندر آباد -/۴۰۰
"اب عزم ہے کہ آئندہ سال کے لئے بھی ابھی سے ادائیگی کا فکر کروں۔ اصل میں فکر کی کیا بات ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ ہی توفیق دیتا ہے۔ یہ تو ہماری سستی ہے۔ ہم قدم نہیں اٹھاتے"

منشی کریم بخش صاحب معہ اہلیہ شملہ -/۱۱۰
اصغر علی صاحب معہ بچگان و اہلیہ " -/۱۵
شیخ قدرت اللہ صاحب نابھہ -/۱۰۵
منشی عبد القادر صاحب " -/۵
" کرم الٰہی صاحب " -/۵
چوہدری کریم بخش صاحب ادرابجا گو بھٹی -/۹
سید وزارت حسین صاحب معہ اہلیہ ادرین مونگھیر -/۵۰
منشی محمد اقبال خانصاحب الہ آباد -/۵ اضافہ کر دیا ہے۔
منشی محمد اسمٰعیل صاحب خالد تحریک جدید قادیان -/۱۰
سید عاشق محمد صاحب ملتان -/۱۲
منشی محمد ابراہیم صاحب کانپوری -/۱۱
رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ قاضی محمد عبد اللہ صاحب بی اے بی ٹی -/۱۰
اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر فضل کریم صاحب مسجد مبارک -/۱۰
چوہدری محمد احمد صاحب از طرف نذیر احمد صاحب مرحوم -/۵
منشی فتح محمد صاحب کوٹری سندھ -/۱۷
میاں غلام محمد صاحب " -/۳۰
میاں علی محمد صاحب " -/۵
چوہدری نور الدین صاحب ذیلدار چک ۶ -/۵۵
چوہدری رسول بخش صاحب چک " -/۱۰

صاحبزادہ مرزا میاں مبارک احمد صاحب ابن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ -/۷
سیدہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ -/۳۱
اللہ جوائی والدہ فضل حق صاحب دار البرکات -/۵
محمودہ خاتون صاحبہ محلہ دار الرحمت -/۲۰
والدہ ماسٹر محمد ابراہیم صاحب محلہ دار الفضل -/۱۰
والدہ خلیفہ صلاح الدین صاحب مسجد مبارک -/۱۰
اہلیہ صاحبہ قاری محمد یٰسین صاحب محلہ دار السعت -/۵
اہلیہ صاحبہ حکیم محمد الدین مرحوم دار العلوم ۵/
اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر احمد الدین صاحب افریقہ والے ۵/
اہلیہ صاحبہ میاں غلام محمد صاحب خیاط دار العلوم -/۵
اہلیہ صاحبہ میاں محمد الدین صاحب مرحوم مالی دار العلوم -/۵
اہلیہ صاحبہ بابو جلال الدین صاحب دار العلوم -/۵
مولوی محمد اسمٰعیل صاحب قادیانی ڈیرہ وال -/۱۰
ملک چوہدری خانصاحب کلر کہار -/۵
مستری سلطان بخش صاحب " -/۵
میاں اللہ دتا صاحب فائرمین نوشہرہ -/۱۰
چوہدری عبد الحق صاحب رسالپور -/۲۵
اہلیہ مستری غلام علی صاحب " -/۵
ڈاکٹر سعید احمد صاحب سرسنگھ -/۸۰
چوہدری جان محمد صاحب نمبردار شیخ وال -/۱۰
عبد الباسط صاحب کمیوہ باجوہ -/۵
جلال الدین صاحب " -/۵
محمد رمضان صاحب " -/۵
محمد قاسم صاحب " -/۸
قریشی عبد الشکور صاحب اجمیر -/۴۰
عبد العزیز خان صاحب ٹنڈوم جان محمد صاحب -/۵
مولوی وزیر خان صاحب جمشید پور -/۵
ماسٹر عبد الکریم صاحب ٹیلر ماسٹر کوئٹہ -/۱۰
مسٹر سراج الدین صاحب " -/۱۰
ڈاکٹر لطیف احمد خان صاحب کینٹین من از والد صاحب مرحوم مولوی شہامت خان صاحب نادون -/۱۰۰
میاں فیروز الدین صاحب فیض باغ لاہور -/۳۰

وصیتیں

۶۰۱۷ منکہ حلیمہ بیگم زوجہ بابو عبدالحمید صاحب قوم پٹھان عمر ۴۹ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۸/۶/۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے:

(۱) ایک ٹکڑا زمین دو کنال واقعہ محلہ دارالفضل قادیان اندازاً قیمت ایک ہزار روپیہ۔

(۲) زیور طلائی وزنی پچیس تولہ جس کی قیمت موجودہ نرخ کے مطابق اندازاً اٹھائیس روپیہ تولہ کے حساب سے ساڑھے سات سو روپیہ بنتی ہے۔ پس کل ساڑھے سترہ سو روپے قیمت جائیداد مفصلہ بالا کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات کے بعد جو بھی جائیداد میرے حق میں ثابت ہوگی۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی روپیہ اس جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مدمیں کردوں۔ تو اسی قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

الامتہ۔ حلیمہ بیگم موصیہ
گواہ شد۔ عبدالباری ابن موصیہ
گواہ شد۔ عبدالحمید ریلوے آڈیٹر خاوند موصیہ
گواہ شد۔ بشیر احمد ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ لاہور

۶۰۱۸ منکہ عبدالحمید ریلوے آڈیٹر ولد سردار نبی بخش صاحب قوم چوہان پیشہ ملازمت عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت جولائی ۱۹۰۳ء ساکن لاہور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۸/۶/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) میری موجودہ جائیداد صرف ایک ٹکڑا زمین دو کنال چھ مرلہ قادیان میں ہے۔ جس کی کل قیمت قریباً ایک ہزار روپیہ ہے۔ مگر میرا گزارہ اس پر نہیں۔ بلکہ اس وقت بفضلہ تعالیٰ میری ماہوار آمد ساڑھے ۳۵۰ روپے حسب ذیل ہے۔

(الف) پنشن از ریاست پٹیالہ مبلغ ایک سو دس روپے ماہوار
(ب) موجودہ تنخواہ مبلغ دو سو چالیس روپے ماہوار

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ عبدالحمید ریلوے آڈیٹر ۱۳ نکلسن روڈ۔ لاہور
گواہ شد:۔ عبدالباری ابن موصی
گواہ شد۔ بشیر احمد ایڈووکیٹ لاہور

۶۰۲۱ منکہ حاکم بی بی زوجہ نیک محمد قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر قریباً پچاس سال تاریخ بیعت ۱۹۲۱ء ساکن بھینی بانگر ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۸/۶/۲۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے بعد جو جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری موجودہ جائیداد دو کنال اراضی زرعی واقعہ موضع سہاری تحصیل وضلع گورداسپور میں ہے۔ یہ اراضی میرے لڑکے محمد الدین ولد چوہدری حسین بخش نے بطور عطیہ دی ہوئی ہے۔ اس زمین کی قیمت اندازاً مبلغ یکصد روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ میرا مہر مبلغ بتیس ۳۲ روپے میرے خاوند کے ذمہ واجب الاداد ہے۔ مذکورہ بالا جائیداد مبلغ ۱۳۲ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بنام صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ ۱۳/۸/۲ کی ادائیگی میرے لڑکے مسمی محمد الدین مذکور کے ذمے ہے۔ انشاء اللہ میری زندگی میں یہ رقم ادا ہو جائے گی۔ ورنہ میرے ورثاء میرے مرنے کے بعد مذکورہ ادائیگی کے ذمہ دار ہوں گے۔

الامتہ:۔ حاکم بی بی نشان انگوٹھا
گواہ شد:۔ نیک محمد خاوند موصیہ سکنہ بھینی بانگر۔ نشان انگوٹھا۔
گواہ شد۔ محمد الدین بقلم خود ولد چوہدری حسین بخش سکنہ سہاری حال موضع بھینی بانگر

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

پشاور ۴ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ تین ہزار وزیریوں کا ایک لشکر موضع بہادر خیل (کوہاٹ کی کانوں کے قریب) واقع ایک گاؤں کی طرف بڑھتا جا رہا ہے جس کی قیادت ٹوچی سکاؤٹس کا موقوف شدہ ایک حوالدار کر رہا ہے۔ اس لشکر کو پسپا کرنے کے لئے فرنٹیئر کنسٹیبلری وہاں پہنچ گئی ہے۔

لاہور ۴ جولائی۔ مجلس احرار قادیان کا ایک مولوی محمد حیات ۲ جولائی کو زیر دفعہ ۱۵۳ الف گرفتار کر لیا گیا۔ ایک سکھ ایشر سنگھ نے اس کی ایک ہزار کی ضمانت داخل کر دی ہے مجسٹریٹ صاحب علاقہ بٹالہ کی عدالت میں مقدمہ چلے گا۔

شملہ ۴ جولائی۔ حکومت پنجاب نے دو مزید ببر اکالی قیدیوں کی رہائی کا فیصلہ کیا ہے۔ ان کی رہائی کے بعد صرف دو ببر اکالی قیدی رہ جائیں گے۔ اور ان کی رہائی کے متعلق بھی حکومت پنجاب غور کر رہی ہے۔

بیت المقدس ۴ جولائی۔ فلسطین میں ہنگاموں اور شورش کا سلسلہ پھر سے شروع ہو گیا ہے۔ آج یہاں مدہ ہو گیا۔ جس میں تین عرب ہلاک اور آٹھ زخمی ہوئے۔ اس جگہ کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے۔ ناصرہ میں عربوں نے ایک برطانی سپاہی کو سخت زخمی کیا ہے۔

کلکتہ ۴ جولائی۔ مانٹیگو چیمسفورڈ اصلاحات کے وقت سر سریندر ناتھ آنجہانی نے کلکتہ میونسپل کارپوریشن کے لئے مخلوط انتخاب کی تجویز منظور کرائی تھی۔ اب بنگال کے نئے وزیر بلدیات نے ایک مسودہ قانون مرتب کیا ہے۔ جس کا مفاد یہ ہے کہ مسلمانوں کے لئے جداگانہ طریق انتخاب ہو۔ نیز اس سے مسلمانوں کو زیادہ نشستیں مل سکیں گی۔ اب انہیں ۹۵ میں سے صرف انیس نشستیں حاصل ہیں۔

شملہ ۴ جولائی۔ آج اسمبلی کے اجلاس میں دریافت کیا گیا۔ کہ حکومت نے قضیہ شہید گنج کے سلسلہ میں کیا اقدام کئے۔ وزیر اعظم نے جواب دیا کہ اس سوال کا جواب دینا مفادِ عامہ کے لئے مفید نہیں۔

ماسکو ۴ جولائی۔ سپریم سوویٹ کونسل کے پریذیڈنٹ نے ایک تقریر کے دوران میں کہا کہ ہم یہ کوشش کر رہے ہیں کہ روس دنیا بھر میں اول درجہ کی بحری طاقت بن جائے۔

شملہ ۴ جولائی۔ آج اراضیات مرہونہ کی واگذاری کے بل کے متعلق سیلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ پیش ہوئی اپوزیشن پارٹی کی طرف سے اعتراض کیا گیا۔ کہ کمیٹی کے تین ممبروں نے اس پر دستخط نہیں کئے۔ اس پر راجہ نریندر ناتھ اور لالہ بندرا سرن نے تو وہیں دستخط کر دیئے۔ مگر تیسرے نے انکار کر دیا۔ مخالفوں نے کہا کہ یہ رپورٹ مستند نہیں سمجھی جا سکتی۔ مگر صدر نے رولنگ دیا کہ رپورٹ بہرحال رپورٹ ہے جو ممبر دستخط نہیں کرتا۔ وہ ہاؤس کے ڈسپلن کی خلاف ورزی کرتا ہے۔

تناولی ۴ جولائی۔ مسٹر سی راجگوپال آچاریہ وزیر اعظم مدراس آج یہاں آئے۔ تو عورتوں کی تحریک کی ایک رہنما عورت نے عورتوں کے لئے آپ سے پیغام طلب کیا۔ آپ نے کہا کہ عورتوں کو میرا مشورہ یہی ہے کہ وہ اپنے خاوندوں کی آمدنی سے زیادہ خرچ نہ کریں۔ زیورات پر روپیہ ضائع نہ کریں۔ بچوں کو خود تعلیم دیں۔ اور اپنے ہاتھوں سے صاف کئے ہوئے چاول کھائیں۔

بمبئی ۴ جولائی۔ یہاں ایک ہوٹل میں عربوں کا ایک قافلہ ٹھہرا ہوا ہے جو سیر و سیاحت کے لئے ہندوستان آیا ہے۔ ان میں دو سال کا ایک لڑکا بھی ہے جس کے چہرے پر بھرپور داڑھی موجود ہے۔ اگر اسے روزانہ استرے سے صاف نہ کیا جائے۔ تو تھوڑے ہی عرصہ میں اس کے قد سے بھی بڑھ جائے۔

ڈیرہ دون ۴ جولائی۔ یہاں سے ۳۰ میل کے فاصلہ پر چھاؤنی کے حکام فوجی حکام کو ڈیری فارم کے لئے زمینیں دینا چاہتے ہیں۔ اور چونکہ یہ اراضی چھاؤنی کے ماتحت ہیں۔ مزارعین کو نوٹس دئے گئے ہیں۔ کہ وہ اراضی سے دستبردار ہو جائیں۔ لیکن مزارعین نے اس حکم کے خلاف ستیہ گرہ کا فیصلہ کیا ہے۔ اور اعلان کیا ہے۔ کہ کسی قیمت پر بھی وہ یہ زمین نہ دیں گے۔

نیویارک ۴ جولائی۔ ایک لاری ڈرائیور پر ایک کروڑپتی کے پانچ سالہ بچہ کو اغوا کرنے کے الزام میں مقدمہ چل رہا ہے۔ ملزم نے اپنے جرم کا اقبال کیا۔ لیکن بچہ کو ہلاک کرنے سے انکار۔ اس نے بیان میں کہا۔ کہ جب میں بچہ کو لے کر اپنے گھر پہنچا۔ اور بچہ کو پلنگ پر لٹایا۔ تو وہ مرا ہوا تھا۔

پشاور ۴ جولائی۔ ہز ایکسیلینسی گورنر صوبہ سرحد نے گورنمنٹ گزٹ میں ایک آرڈیننس کے نفاذ کا اعلان کر دیا ہے جس کے رو سے ضلع ڈیرہ غازیخان میں شراب یا کسی نشئی شے کی درآمد۔ برآمد۔ گذر اور داشت ممنوع قرار دیدی گئی ہے۔

پانڈیچری ۲ جولائی۔ چند روز ہوئے فرانسیسی ہند میں پولیس بعض ملزموں کو جیل کی طرف لے جا رہی تھی۔ کہ بعض نے اس پر حملہ کر دیا۔ اس پر پولیس نے بعض لوگوں کو گرفتار کر لیا۔ لیکن اب تین ہزار مزدور۔ کسان اور جلاہے وغیرہ فرانسیسی علاقہ میں اپنے گھربار چھوڑ کر برطانوی علاقہ میں آ گئے ہیں۔

راولپنڈی ۳ جولائی۔ جو برطانی افواج بسرد مقامات پر ہیں۔ انہیں ۴۸ گھنٹے کے نوٹس ملنے پر وزیرستان جانے کے لئے تیار رہنے کے نوٹس مل چکے ہیں۔ رائل ایر فورس روانہ ہو گیا ہے معلوم ہوا ہے کہ وزیرستان میں شورش زوروں پر ہے۔

پٹنہ ۴ جولائی۔ آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا سالانہ اجلاس پٹنہ میں ۳۰ ستمبر لغایت ۳ اکتوبر ۱۹۳۸ء ہونا قرار پایا ہے۔

سری نگر ۳ جولائی۔ کشمیر گورنمنٹ کے چیف سیکرٹری نے ایسوسی ایٹڈ پریس کو اطلاع دی ہے۔ کہ راولپنڈی موٹر یونین نے ہڑتال ختم کر دی ہے۔ اور اب سری نگر راولپنڈی کے مابین لاریوں اور کاروں کی آمد و رفت حسب سابق شروع ہو گئی ہے۔

شملہ ۴ جولائی۔ ایک سوال کے جواب میں فنانس منسٹر نے اسمبلی میں کہا کہ حکومت پنجاب کو فنانس منسٹر کی طرف سے ایک مکتوب پہنچا تھا۔ کہ حکومت پنجاب بھی حکومت ہند کو لکھے کہ شرح تبادلہ میں کمی کی جائے۔ اور روپیہ کی قیمت ایک شلنگ ۶ پنس سے کم کر کے ایک شلنگ ۴ پنس کر دے۔ ایک اور سوال کے جواب میں آپ نے کہا۔ کہ پنجاب کے جیلوں میں دستی کولہو بند کر دیئے گئے ہیں۔ مگر چکی بند نہیں کی جا سکتی۔

الہ آباد ۴ جولائی۔ وزیر تعلیم یوپی نے ایک ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز کو برخاست کر دیا ہے۔ کیونکہ اس نے حکم دیا تھا۔ کہ کسی سکول کی عمارت پر کانگرسی جھنڈا نہ لہرایا جائے۔ اور جہاں جہاں کانگرسی جھنڈے لہرا رہے ہوں۔ انہیں اتار کر یونین جیک لہرایا جائے۔

پیکنگ ۳ جولائی۔ چین کے سیلاب زدہ علاقہ میں ہیضہ کی وبا اس شدت سے پھوٹ پڑی ہے کہ ہر روز سینکڑوں کی تعداد میں اموات ہو رہی ہیں۔

لکھنؤ ۳ جولائی۔ ضلع جالاؤں کی تین ریاستوں میں جو ایک ہی راجہ کے ماتحت اور دربار گوالیار سے تعلق رکھتی

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی